سوال

(142) عورت کا امامت کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(الف) محلہ یا کنبہ کی کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہو کر کسی عورت بالغہ کو اپنا امام بنا کر جماعت سے نماز فرض یا عیدین، تراویح ادا کر سکتی ہیں یا نہیں۔

(ب) ایسی جماعت میں نا بالغہ بھی آ کر شامل ہوں تو ان کی صف بندی کس طریق سے ہوگی؟

(ج) نیز ایسی جماعت میں نا بالغہ حافظہ قرآن بھی امام بن سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف) بالغ عورت بلا کراہت عورتوں کی نماز فرض، یا تراویح وعیدین امام بن کر پڑھا سکتی ہے، صرف عورتوں کی جماعت، جن کی امام عورت ہو جائز اور درست ہے مگر امام عورت کو مرد کی طرف صف سے آگے بڑھ کر نہیں کھڑا ہونا چاہیے، بلکہ صف کے بیچ میں کھڑا ہونا چاہیے بعض ازواج مطہرات سے اس کا جواز منقول ومروی ہے۔ اور آں حضرت ﷺ کے حکم اور اجازت سے ایک صحابیہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کی عورتوں کو امامت کراتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی جواز کا فتویٰ منقول ہے۔ ابو داؤد مع عون المعبود (2 3001 3003) میں ہے: ''كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزورها في بيتها، وجعل لها موذنا يؤذن لها، وأمرها أن توم أهل دارها،، (كتاب الصلاة باب امامة النساء (592) (1/397) قال في عون المعبود: ''ثبت مِن هٰذا الحَدِيثِ أَنَّ إمامَة النِّساءِ وجَماعَتَهُنَّ، صَحِيحَةٌ ثَابِتَةٌ مِن أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم وقد أَمَّتِ النِّساءَ عائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا في الفرض والتراويح قال الحَافِظُ في تَلخِيصِ الحَبِيرِ حَدِيثُ عائِشَةَ أَنَّهَا أَمَّت نِساءً فَقَامَت وَسطَهُنَّ رَواهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَمِن طَرِيقِهِ الدَّارَقُطنِيُّ وَالبَيهَقِيُّ مِن حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَن رَائِطَةَ الحَنَفِيَّةِ عَن عائِشَةَ أَنَّهَا أَمَّتهُنَّ فَكَانَت بَينَهُنَّ فِي صَلَاةٍ مَكتُوبَةٍ وروى بن أبي شيبة ثم الحاكم من طريق بن أَبِي لَيلَى عَن عَطَاءٍ عَن عائِشَةَ أَنَّهَا كَانَت تَؤُمُّ النِّسَاءَ فَتَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمَّت نِسَاءً فَقَامَت وَسطَهُنَّ الشافعي وبن أبي شيبة وعبد الرزاق ثلاثتهم عن بن عُيَينَةَ عَن عَمَّارٍ الدُّهنِيِّ عَنِ امرَأَةٍ مِن قَومِهِ يُقَالُ لَهَا حُجَيرَةُ عَن أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمَّتهُنَّ فَقَامَت وَسطًا وَلَفظُ عَبدِ الرَّزَّاقِ أَمَّتنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ العَصرِ فَقَامَت بيننا وقال الحافظ في الدراية وأخرج مُحَمَّدُ بنُ الحَسَنِ مِن رِوَايَةِ إِبرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَن عائِشَةَ أَنَّهَا كَانَت تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِي شَهرِ رَمَضَانَ فَتَقُومُ وَسطًا قُلتُ وَظَهَرَ مِن هٰذِهِ الأَحَادِيثِ أَنَّ المَرأَةَ إِذَا تَؤُمُّ النِّسَاءَ تَقُومُ وَسطَهُنَّ مَعَهُنَّ وَلَا تَقَدَّمُهُنَّ قَالَ فِي السُّبُلِ وَالحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى صِحَّةِ إِمَامَةِ المَرأَةِ أَهلَ دَارِهَا وَإِن كَانَ فِيهِم الرَّجُلُ فَإِنَّهُ كَانَ لَهَا مُؤَذِّنًا وَكَانَ شَيخًا كَمَا فِي الرِّوَايَةِ وَالظَّاهِرُ أَنَّهَا كَانَت تَؤُمُّهُ وَغُلَامَهَا وَجَارِيَتَهَا وَذَهَبَ إِلَى صِحَّةِ ذٰلِكَ أَبُو ثَورٍ وَالمُزَنِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَخَالَفَ ذٰلِكَ الجَمَاهِيرُ،،۔

(ب) نا بالغ لڑکیاں بالغ عورتوں سے پیچھے کھڑی ہوں اور اگر ایک ہی صف میں ایک ساتھ مل کر کھڑی ہوں تو ان کی نماز میں کراہت یا خلل نہیں آئے گا۔

(ج) نابالغہ کی امامت کسی حدیث یا اثر سے صراحتہ ثابت نہیں ہاں نابالغ ممیز لڑکے کی امامت صحیح حدیث سے ثابت ہے ۔ (مصباح بستی،جمادی الاول 1372ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 235

محدث فتویٰ